2

اسلام ایک مستقل سچائی اور ابدی صداقت ہے جو زمانہ کے حالات سے ہرگز متأثر نہیں ہوسکتی

(فرمودہ 8 جنوری 1954ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اگر اپنے فرض کا احساس پیدا ہو جائے تو لمبی چوڑی تقریروں اور لمبے چوڑے وعظوں کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ جب کوئی شخص کسی پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہو اور وہ پہاڑ اس پر گر رہا ہو تو اسے دوسرے علاقہ کے لوگ یہ بتانے کے لیے نہیں آتے کہ پہاڑ تم پر گر رہا ہے تم اپنی جان بچا لو۔ جب کسی گھر میں آگ لگی ہوئی ہوتی ہے تو اس کے ہمسائے اسے نہیں کہتے کہ وہ اپنی جان بچا لے بلکہ وہ آپ ہی آپ اس جگہ سے باہر چلا جاتا ہے۔ جب پانی کا سیلاب کسی علاقہ کی طرف بڑھتا ہے تو کسی شخص کے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ لوگو! اپنی جانیں بچا لو۔ بلکہ لوگ آپ ہی آپ اس علاقہ سے بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اسلام کے لیے جو آفتیں ہیں، اسلام کے لیے جو مصیبتیں ہیں اور اسلام کے لیے جو تکلیفیں ہیں وہ درحقیقت اسلام کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے ہیں۔ اور ان کا فرض ہے کہ بغیر اس کے کہ کوئی انہیں توجہ دلائے جس طرح

سیلاب سے بچنے کے لیے لوگ دوڑ پڑتے ہیں، جس طرح آگ سے بچنے کے لیے لوگ مکانوں سے نکل بھاگتے ہیں، جس طرح گرنے والے پہاڑ سے بچنے کے لیے لوگ اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہیں اُسی طرح وہ اِن مصیبتوں سے بھی اپنے آپ کو بچائیں۔ جو کہنے والے کے لیے اسلام کی مصیبتیں ہیں لیکن وہ اسلام کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی مصیبتیں ہیں۔ کیونکہ اسلام ایک مستقل سچائی ہے اور کسی مستقل سچائی کو اِس چیز سے واسطہ نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اسے مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ پس وہ مصیبتیں، آفتیں اور مشکلات مسلمانوں کے لیے ہیں ورنہ اسلام ان مشکلات کے دائرہ سے کلّی طور پر باہر ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی علاقہ میں آندھی آ جاتی ہے اور سارے جَوّ 1 پر چھا جاتی ہے تو سورج، چاند اور ستارے نظر آنے بند ہو جاتے ہیں۔ اب بظاہر وہ آندھی چاند اور ستاروں کے لیے ہوتی ہے کہ وہ اس کی وجہ سے نظر نہیں آتے لیکن حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آندھی انسانوں کے لیے ہوتی ہے کہ سورج، چاند اور ستارے انہیں نظر نہیں آتے۔ ورنہ وہ اسی طرح چمک رہے ہوتے ہیں اور فضائیں ان سے اسی طرح روشن ہوتی ہیں جیسے پہلے روشن تھیں۔ آندھی صرف چند فٹ کی بلندی تک ہوتی ہے اور وہ بھی دس پندرہ میل کے علاقہ میں کہ جس میں وہ انسانوں کے ایک حصہ کو سورج، چاند اور ستاروں کی روشنی سے محروم کر دیتی ہے۔ اسی طرح آندھی کی وجہ سے کچھ لوگوں کے مکان گر جاتے ہیں، کچھ چھتیں اُڑ جاتی ہیں، کچھ غلے پراگندہ ہو جاتے ہیں، کچھ درخت اُکھڑ جاتے ہیں، کچھ کھیتیاں خراب ہو جاتی ہیں لیکن یہ ساری چیزیں انسان کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں سورج، چاند اور ستاروں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کھیتوں، درختوں اور چھتوں سے سورج، چاند اور ستاروں کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ مکانوں میں سورج، چاند اور ستارے نہیں رہتے۔ ''چھتیں'' سورج، چاند اور ستاروں کی حفاظت نہیں کرتیں۔ ان چیزوں سے فائدہ اُٹھانے والے محروم ہوتے ہیں تو انسان محروم ہوتے ہیں سورج، چاند اور ستارے نہیں۔ جن کے لیے آندھی آئی ہوئی ہوتی ہے وہ انسان ہوتے ہیں کہ جن کے درمیان اور سورج، چاند اور ستاروں کے درمیان گردوغبار حائل ہو جاتا ہے ورنہ سورج، چاند اور ستارے ہمیشہ سے روشن ہیں۔ ہماری پیدائش سے لاکھوں کروڑوں سال قبل بھی روشن تھے

اور شاید ہماری وفات کے لاکھوں کروڑوں سال بعد تک بھی اسی طرح روشن اور چمکتے رہیں گے جیسے وہ آج روشنی دیتے اور چمکتے ہیں۔ سورج اسی طرح گرمی پہنچاتا رہے گا جس طرح وہ آج پہنچا رہا ہے۔ سورج اور چاند کھیتوں کو اُسی طرح فائدہ پہنچاتے رہیں گے اور پہنچاتے چلے جائیں گے جس طرح وہ آج پہنچا رہے ہیں۔ وہ جراثیم کو اُسی طرح ماریں گے اور مارتے چلے جائیں گے جیسے وہ ہمیشہ مارتے چلے آئے ہیں۔ ہاں! ایک عارضی عرصہ میں اور ایک خاص ماحول میں انسان ان کے فائدہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ سورج غائب ہو گیا ہے، بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ چاند اور ستارے چُھپ گئے ہیں اور اب روشنی نہیں دیتے حالانکہ وہ برابر روشن ہوتے ہیں اور روشنی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

یہی حال سچائیوں کا ہے۔ سچائی غائب نہیں ہوتی، سچائی نہیں مٹتی۔ انسان غائب ہوتا ہے اور انسان مِٹ جاتا ہے۔ بیوقوف سمجھتا ہے کہ سورج، چاند اور ستارے چُھپ گئے ہیں حالانکہ یہ خود چُھپ جاتا ہے اور تاریکیوں میں پھنس جاتا اور روشنی کے فوائد سے محروم ہو جاتا ہے مگر وہ اس محرومیت کو دوسرے کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

قصّہ مشہور ہے کہ کوئی اندھا اندھیرے میں لالٹین ہاتھ میں لیے جا رہا تھا۔ کوئی سوجاکھا اُس کے پاس سے گزرا تو اُسے لالٹین ہاتھ میں لیے دیکھ کر ہنس پڑا اور کہنے لگا میاں! جب تجھے نظر نہیں آتا تو تجھے اس لالٹین کا کیا فائدہ؟ اُس اندھے نے کہا بیشک میں اندھا ہوں اور مجھے اس لالٹین کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ لالٹین میں نے اپنے پاس سجاکھے اندھوں کے لیے رکھی ہے تا کہ وہ اندھیرے میں مجھے ٹھوکر نہ لگائیں۔ اسی طرح یہ چیزیں یعنی سورج، چاند اور ستارے اپنے لیے فائدہ حاصل نہیں کر رہے ہوتے بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ تریاق اپنی ذات کو فائدہ نہیں دیتا۔ ہاں! جو اُسے استعمال کرتا ہے وہ زہر کے اَثر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ زہر اپنی ذات میں نقصان نہیں اُٹھاتا۔ ہاں! انسان اسے کھائے تو مر جاتا ہے۔ اسی طرح یہ چیزیں انسانوں کو ہی مارتی ہیں اور جلاتی ہیں۔ پس جب کہ حالت یہ ہے تو بدقسمت ہے وہ انسان جو باتوں میں اپنی ساری عمر ضائع کر دیتا ہے اور کام کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ہر خرابی جسے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں کی طرف آ رہی ہے

حالانکہ وہ اُسی کی طرف آ رہی ہوتی ہے۔ جیسے چاند اور ستارے آندھی کی وجہ سے اوجھل ہو جاتے ہیں تو احمق انسان سمجھتا ہے کہ ان کی روشنی جاتی رہی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ چاند اور ستارے تو روشن ہوتے ہیں، وہ خود اُن کی روشنی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح یہ احمق بھی خیال نہیں کرتا کہ ہر تباہی جو دنیا پر آ رہی ہے اُس پر بھی آ رہی ہے، ہر تباہی جو دنیا پر آ رہی ہے اس سے وہ بھی محفوظ نہیں کیونکہ وہ بھی دنیا سے باہر نہیں۔ اگر دنیا میں کوئی تباہی آئے گی تو اس پر بھی آئے گی۔ اس لیے اس کا فرض ہے کہ قبل اِس کے کہ وہ تباہی آئے، وہ اس سے بچنے کی کوشش کرے۔ لیکن بدقسمت انسان باتیں کرتا ہے اور کام سے منہ موڑ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان باتوں کی وجہ سے دنیا اُسے سر پر اُٹھائے پھرے گی حالانکہ نہ دنیا بیوقوف ہے اور نہ خدا تعالیٰ۔ بیوقوف وہی ہے جو غلط امید لگائے بیٹھا ہے"۔

(الفضل 29 فروری 1958ء)

---

1 : جوّ: فضا (فیروز اللغات اردو جامع فیروز سنز لاہور)